Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۲۸/۶۳ | ۲۷ صفر ۱۳۹۴ھ ۲۲ امان ۱۳۵۳ ہش ۲۲ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۶۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱۔ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت پہلے سے کچھ اچھی ہے مگر ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۱۔ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اپنے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق رقم فرماتی ہیں :۔

"محمد احمد خاں کی بابت سخت متفکر اور پریشان ہوں ۔ ایک رات تو تمام رات نیند نہ آئی تھی مگر گذشتہ اور گذشتہ سے پیوستہ رات نیند آ گئی آنکھ کھلی پھر لگی ۔ مگر سینہ کی جلن جو قریباً ختم ہی رہی دو تین دن کے بعد اب پھر شروع ہے اور گھبراہٹ کرب اسی طرح ہی ہے نہ معلوم کیا خرابی ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آئی ۔ دعا کے سوا کوئی چارہ نہیں دعاؤں کی درخواست ہے ۔"

مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتِ احمدیہ غانا و انچارج احمدیہ مشن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب انچارج کوکوفو احمدیہ کلینک کی فیملی ۱۱ مارچ ۷۴ء کو پاکستان سے وہاں بخیریت پہنچ گئی ہے ۔ ان کے ہمراہ مکرم مبارک احمد صاحب ایم ۔ ایس سی (ابن مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل) ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کی نوبیاہتا دلہن شمیم نصرت صاحبہ ایم ۔ اے بنت محترم ملک عبداللطیف خان صاحب سیکرٹری مالی حلقہ سول لائنز لاہور بھی گئی تھیں ۔ ان کے وہاں پہنچنے کے بعد ۱۲ مارچ ۱۹۷۴ء کو شمیم نصرت صاحبہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ اس سے اگلے روز مکرم مبارک احمد صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ احباب یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور مکرم مبارک احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ ہر دو احمدی بہنوں کو وہاں دینی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا کرے ۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عملِ صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو یعنی محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو

عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی چاہیئے اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ

"اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیّت رکھو۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو ۔ اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دُنیا کا بننا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے ۔ خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا ۔ عملِ صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گزارے کی صورتیں خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں ، مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ۔ انسان کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتوں کا خیال دِل میں لائے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمان پر ہے ۔ دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو اس میں بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو ۔ اصلی محبّت کا نمونہ دُنیا کے اندر ماں کی محبّت میں قائم ہے کہ وہ اپنے بچّے سے کسی غرض کے واسطے محبّت نہیں کرتی بلکہ وہ محبّت طبعی ہوتی ہے ۔ اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تُو اپنے بچّے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اُٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے ، مرے یا زندہ رہے کوئی باز پُرس تجھ سے نہیں ہو گی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہو گی کہ یہ میرے بچّے کے حق میں موت کا کلمہ مُنہ سے نکالتا ہے اور محبّت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے ۔ بچّہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہیں کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت میں ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اسی سے اُنس پکڑتا ہے ۔ دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے ۔ جب بچّہ نادان ہو کر ماں کی محبّت کے عوض میں محبّت کرتا ہے تو خدا ایک بچّے سے بھی گیا گزرا ہے کہ وہ تمہاری محبّت کا عوض تم کو نہ دے گا ؟ وہ ضرور محبّت کرنے والوں کے ساتھ محبّت کرتا ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جیسا انسان نرم رفتار سے خدا تعالیٰ کی طرف چلتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹۶، صفحہ ۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ امان ۱۳۵۳ھش

اس زمانہ میں ایک بڑی عبادت

تسبیح و تحمید اور غلبۂ اسلام کی جد و جہد کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ وہ اس لئے کہ بکثرت اور دلی شغف کے ساتھ تسبیح و تحمید کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال اور تقدیس کے لئے انسان میں ذاتی جوش پیدا ہوتا ہے۔ یہ جوش اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے حق میں مہمیز کا کام دیتا ہے۔ اس طرح انسان کو اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے اور دوسروں کو اس کا گرویدہ بنانے کے لئے جد و جہد کرنے اور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ جب بکثرت تسبیح و تحمید کرنے اور درود شریف کا ورد کرنے کے نتیجہ میں اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر ممکن جد و جہد بروئے کار لانے اور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملتی ہے تو یہ مساعی اور یہ قربانیاں بجائے خود عبادت کا درجہ اختیار کر لیتی ہیں اور اجرِ بے حساب پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں توحید کے قیام اور غلبۂ اسلام کی جد و جہد کو اس زمانہ میں ایک بہت بڑی عبادت قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دور کرنے میں اس کا بھی حصہ ہو۔ اس زمانہ میں بڑی عبادت یہی ہے کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اس وقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ذریعہ سے اور ہر ایک قوت کیساتھ جو اس کو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کرے اور ان باتوں کو دنیا سے اُٹھائے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ۔ اگر دنیا میں درجہ پالیا تو کیا حاصل۔ عقبیٰ کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ غور کرو دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں؟ اگر اس وقت کوئی شخص کھڑا نہیں ہوتا اور حق گواہی دے کر جھوٹے کے منہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر لوگ بے حیائی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگاتے جائیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے جائیں تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی باز پرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تمہیں حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائے گا مثل مشہور ہے ہر کمالے را زوالے۔ تیرھویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جائے۔

اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے اور نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۹۴، ۳۹۵)

الغرض بکثرت تسبیح و تحمید اور درود شریف کے ورد نیز نوافل تہجد اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے ذاتی جوش کا پیدا ہونا اور اس کے زیر اثر اشاعت و غلبۂ اسلام کے لئے عملی جد و جہد اور قربانیوں کی توفیق کا میسر آنا یہ وہ امر ہے جس کی وجہ سے غلبۂ اسلام کی جد و جہد اور قربانیاں بجائے خود عبادت کا درجہ اختیار کر لیتی ہیں۔ اگر عملی جد و جہد نہ ہو تو پھر تسبیح و تحمید اور درود شریف اور نوافل بھی اپنے اصل معانی کی رُو سے عبادت شمار نہیں ہوتے۔ برخلاف اس کے اگر ان عبادات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ذاتی جوش کے زیرِ اثر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و جلالت شان کے قیام کے لئے عملی جد و جہد کی توفیق ملتی چلی جائے تو پھر یہ عملی جد و جہد بھی عبادت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ اور اگر اعمال صالحہ کی بجا آوری کے بغیر عملی جد و جہد کی جائے تو اس کی بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی اور نہ اس کا کوئی نتیجہ ہی برآمد ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ایک طرف تسبیح و تحمید، درود شریف اور دعاؤں کا التزام اور دوسری طرف غلبۂ اسلام کی عملی جد و جہد لازم و ملزوم ہیں۔ جب یہ دونوں چیزیں باہم مجتمع ہو جاتی ہیں اور ایک کے نتیجہ میں دوسری کا معرضِ وجود میں اور منصۂ شہود پر آنا طبعی تقاضے کی صورت اختیار کر لیتا ہے تو پھر انسان کی ہر حرکت و سکون عبادت شمار ہونے لگتی ہے۔ اور غلبۂ اسلام کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ دراصل نام ہے تسبیح و تحمید اور غلبۂ اسلام کی عملی جد و جہد کے اجتماع کا۔ چونکہ اس آخری زمانہ میں ان دونوں میں باہمی ربط قائم نہیں رہا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر ان دونوں کے قدرتی ربط کو از سرِ نو بحال کر دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو دونوں کے مابین قدرتی اور طبعی ربط کے طفیل غلبۂ اسلام کی حقیقی جد و جہد بروئے کار لانے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ مشرق و مغرب میں اس کے نہایت اہم اور عظیم الشان نتائج مسلسل ظاہر ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آجائے گا۔ تسبیح و تحمید اور عملی جد و جہد کے قدرتی ربط کی سب سے زیادہ حفاظت کرنا اور اسے زیادہ سے زیادہ فروغ دینا ہماری ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ اور اسے کما حقہٗ ادا کرنے پر ہی اسلام کے دنیا میں غالب آنے کا دار و مدار ہے۔ تسبیح و تحمید اور غلبۂ اسلام کی عملی جد و جہد میں قدرتی ربط قائم ہے تو سب کچھ ہے اور اگر یہ نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔

سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کی یاد میں

آج ہم سے ایک مردِ نکتہ داں رخصت ہوا
اک ادیب و صاحبِ طرزِ بیاں رخصت ہوا

تھا جو اک حُسنِ تکلّم کی ادائے دلنواز
آہ وہ شیریں دہن شیریں زباں رخصت ہوا

اپنے سینے میں لئے افسانہ ہائے روز و شب
عہدِ پارینہ کا وہ افسانہ خواں رخصت ہوا

زینتِ شادابیٔ بزمِ بہادر یار جنگ
سطوتِ اسلاف کا اک نغمہ خواں رخصت ہوا

مشرقی تہذیب اور اسکے تمدّن کا نقیب
دکّن و دہلی کے دل کا ترجماں رخصت ہوا

ہر مصیبت کو عطا کی مُسکراہٹ کی نوید
غم کو سینے میں بسایا شادماں رخصت ہوا

خُلد کے سائے پَر افشاں ہوں ردائے خاک پر
رحمتوں کے پھول برسیں اُسکی رُوحِ پاک پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آزادئ ضمیر کے عظیم علمبردار

تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(۲)

شرک اور آزادئ ضمیر

قرآن مجید نے شرک کو نہایت قبیح اور مذموم قرار دے کر نہایت پُرزور دلائل سے اس کی تردید فرمائی ہے

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (نحل ع)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو خدا مت ٹھہراؤ معبود برحق صرف ایک ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (المائدہ ع ۱)

کہ وہ لوگ کفر کے مرتکب ہیں جو تین خداؤں کو مانتے ہیں۔ اللہ کو تین میں سے ایک قرار دیتے ہیں

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرہ ع ۱۹)

تمہارا صرف ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے بارے میں بھی آزادی ضمیر اور حریت فکر کو قائم رکھا اور اُن پر بھی کسی قسم کے جبر و اکراہ کو جائز قرار نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے جذبات اور ان کی آزادی ضمیر کے پیش نظر مسلمانوں کو حکم دیتا ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (انعام ع ۱۳) کہ ان کے باطل معبودوں کو بھی گالی مت دو۔

قرآن مجید کا اصولی ہدایت دربارہ مذہبی آزادی

قرآن مجید نے اصولی ہدایت کے طور پر فرمایا:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى (البقرہ ع ۳۴)

کہ دین کے بارہ میں کسی قسم کا جبر کرنا جائز نہیں کیونکہ ہدایت اور گمراہی میں فرق واضح ہو چکا ہے اب جو شخص اپنی مرضی سے شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر خدائے واحد پر ایمان لائیگا وہ ایک مضبوط کڑے کو پکڑ لے گا۔

دوسری آیت میں فرمایا

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (یونس ع ۱۰)

کہ اگر اللہ تعالیٰ جبراً اپنی مشیت نافذ فرماتا تو زمین کے سب لوگ ایمان لے آتے جب اس نے ایسا نہیں کیا تو کیا اے رسول! تو لوگوں پر جبر کرے گا کہ وہ مومن بن جائیں؟

ایک اور آیت میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ کی زبان مبارک سے اعلان کرایا

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (کہف ع ۴)

کہ لوگو! یہ تمہارے رب کی طرف سے حق و صداقت ہے تم میں سے جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کرے اس بارے میں ہماری طرف سے کوئی جبر نہیں ہوگا۔

پس اسلام کی اصولی ہدایت دین کے بارے میں یہ ہے کہ ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ جو دین چاہے اختیار کر سکتا ہے اس بارے میں جبر کی اجازت نہیں۔ نہ خدا دین کے متعلق جبر کرتا ہے نہ رسول کو اس کی اجازت ہے نہ مومنوں کے لئے دین کے بارے میں جبر کرنا روا ہے

اختلاف مذاہب کا فیصلہ قیامت کو ہوگا

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا ہے کہ مذاہب کے اختلاف کا فیصلہ وہ خود قیامت کے دن کرے گا فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (الحج ع ۲)

کہ مومن ہوں یا یہودی، صابی، عیسائی، مجوسی اور مشرک ہوں ان سب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز فیصلہ کریگا وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی مذہب کے پیروؤں کو دوسروں پر جبر کرنے کی اجازت ہے نہ ضرورت ہے ہر شخص اپنے عقیدہ اور اپنے عمل میں آزاد ہے مذاہب کے درمیان فیصلہ کے لئے اور اہل مذاہب کی آخری جزا و سزا کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے مذہب کا تعلق دل کے ساتھ ہے اور دل کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کوئی انسان عالم الغیب نہیں اسلئے مذہب کے بارے میں جزا و سزا دینا کسی انسان کے اختیار میں نہیں رکھا گیا۔

کفر، ارتداد اور نفاق کی سزا

عملی زندگی میں کفر و ارتداد و نفاق بدترین جرائم ہیں لیکن محض کفر یا محض ارتداد یا محض نفاق پر دنیا میں انسانوں کو سزا دینے کا کوئی اختیار قرآن مجید نے نہیں دیا بلکہ اس بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے ہاں اگر کافر یا مرتد یا منافق کوئی ایسا عمل یا جرم کرے جس سے دوسروں کو اذیت پہنچے ان کی حق تلفی ہو تو ایسی صورت میں اس جرم کی سزا دینا حکومت وقت کا فرض ہے کسی نبی نے بھی تبلیغ کے سلسلہ میں کافروں سے جنگ شروع نہیں کی بلکہ جنگ کا آغاز کافر کرتے ہیں تب مسلمان مظلوم ہو کر دفاعی جنگ کرتے ہیں یہی حال مرتدین اور منافقین کے بارے میں ہوتا ہے جب مرتد اور منافق برسرپیکار ہو جائیں تو ان سے ضرور لڑائی ہوگی ورنہ نہیں۔ بلکہ ایسی صورت میں ان کی سزا کا معاملہ صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔

کم فہم علماء کے وہم کا ازالہ

اس جگہ ایک وہم کا ازالہ ضروری ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول آزادئ ضمیر اور آیات کریمہ کی واضح صراحت کی وجہ سے ارتداد یا کفر یا نفاق کی کوئی سزا مقرر نہیں تو بعض کم فہم علماء شور مچا دیتے ہیں کہ یہ لوگ ارتداد یا کفر و نفاق کی کوئی سزا نہیں مانتے ان کا یہ شور و شر امر باطل ہوتا ہے کیونکہ کہنے والے محققین کا تو صرف یہ مدعا ہوتا ہے کہ محض ارتداد، محض کفر، اور محض نفاق کی ایسی سزا نہیں جو انسانوں کے ہاتھوں دی جائے لیکن یہ چونکہ جرائم ہیں اس لئے ان کی سزا اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور مقرر ہے۔ منافقوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۔ (نساء ع ۲۰)

کہ منافقوں کو اطلاع دیدو کہ ان کے لئے دردناک عذاب مقرر ہے۔ پھر منافقوں اور کافروں کے متعلق فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (نساء ع ۲۰)

کہ اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ پھر نفاق کی شدت قباحت کے اظہار کے لئے فرمایا

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ (نساء ع ۲۱)

کہ منافق جہنم کے نچلے طبقہ میں رکھے جائیں گے۔ ارتداد اختیار کرنے والوں کے سلسلہ میں فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا۔ (نساء ع ۲۰)

جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر اختیار کر لیا پھر دوبارہ ایمان لائے اور پھر دوبارہ کفر اختیار کر لیا اور اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز معاف نہ فرمائے گا اور نہ انہیں کامیابی کے راستے کی رہنمائی کرے گا۔

ایک اور جگہ مرتدین کے متعلق فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ (آل عمران ع ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار کر لیتے ہیں اور کفر میں بڑھتے چلے جاتے ہیں ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی اور وہ گمراہ قرار پائیں گے۔ ان آیات سے بالبداہت ثابت ہے کہ کفر۔ ارتداد اور نفاق کی آخرت میں ضرور سخت سزا مقرر ہے مگر دنیا میں ان اعتقادی جرائم پر اس لئے کوئی سزا انسانی ہاتھوں سے نہیں دی جاتی کہ ایسا کرنا اسلام کے بنیادی اصل آزادی ضمیر کے منافی ہے۔

آزادی ضمیر کی دشمنی فرعونی شیوہ ہے

قرآن کریم نے مذہب کے بارے میں جبر سے کام لینے والوں کی مذمت کی ہے چنانچہ قرآن مجید نے اس سلسلہ میں ایک واضح مثال حضرت موسیٰؑ کے وقت کے جادوگروں کی بیان فرمائی ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون مصر کو بنی اسرائیل کی مخلصی اور آزادی کا پیغام دیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگاہ فرمایا تو اس نے اپنے سرداروں کے مشورہ سے حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ کے لئے ملک بھر کے ماہر جادوگروں کو جمع کیا مقابلہ شروع ہوا۔ جادوگر فوراً بھانپ گئے کہ حضرت موسیٰؑ کا کام جادوگروں کا کام نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نظارہ ہے وہ جھٹ ایمان لے آئے اور انہوں نے حقیقت کا برملا اعتراف کر لیا۔ اس پر فرعون نے برافروختہ ہو کر کہا۔

آمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ

کہ تم لوگ میری اجازت کے بغیر ایمان لا کر مجرم بن گئے ہو اور اب تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں گے اور تمہیں صلیب پر لٹکا کر عبرتناک موت کی سزا دی جائے گی۔ فرعون کا یہ اعلان آزادی ضمیر کی سخت توہین تھی بلکہ اس کا یہ بیان حماقت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ایمان لانے کا تعلق دل سے ہے اور دل پر کسی دوسرے انسان کے جبر و اکراہ کرنے کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ ان مومن جادوگروں نے فرعون کی دھمکی کو پرِکاہ کے برابر وقعت نہ دی اور اسے صاف کہہ دیا:

"لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِىْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ۔" (طٰہٰ ع ۳)

کہ اے فرعون! ہمیں خدائے آفریندہ کی قسم کہ ہم ان نشانات اور معجزات پر جو حضرت موسیٰ لائے ہیں آپ کو قطعاً ترجیح نہیں دے سکتے ہم تو ایمان لے آئے ہیں اس میں آپ کی اجازت کا کیا سوال ہے۔ آپ اب جو کر سکتے ہیں کر لیں۔

اس مکالمہ سے ظاہر ہے کہ ہر فرعون وقت اپنے زمانہ کے لوگوں کی آزادی ضمیر کا دشمن ہوتا ہے اس کی ساری جدوجہد یہ ہوتی ہے کہ لوگ کھلے دل سے نبیوں کے پیغام کو نہ سنیں اور تاریکی کے بادل انسانی ذہنوں پر بدستور چھائے رہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آزادی ضمیر کا قیام:

چودہ صد سال پیشتر جب روحانیت کا کامل آفتاب طلوع ہونے والا تھا۔ دنیا پر ایک ہولناک تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اخلاقی گراوٹ کی انتہا ہو چکی تھی۔ تمدنی اور روحانی زندگی کا نام و نشان مٹ گیا تھا۔ انسانوں کے اعمال بھی برے تھے ان کے عقائد بھی سراسر غلط تھے۔ انسان جانوروں کو پوجتے تھے پتھروں کی عبادت کرتے تھے لوگ اللہ کی توحید سے بیگانہ ہو چکے تھے فسق و فجور عام تھا۔ شراب نوشی اور دوسرے برے کام لوگوں کا شعار بن چکے تھے گویا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ کا عالم تھا۔ جب انسان اپنے ہاتھوں تراشے ہوئے بتوں کو معبود سمجھتا ہو تو اپنے سرداروں اور وڈیروں کی اندھی تقلید نہ کرنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا تھا۔ عامۃ الناس کو طاقت و اقتدار والے بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکتے تھے۔ انسانیت سرنگوں تھی اور آزادی ضمیر کا خون ہو چکا ہے ایسے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو پاش پاش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تا آپ پھر انسانوں کو انسانیت۔ یعنی آزادی ضمیر اور حریت فکر کی بے بہا نعمت سے متمتع فرمائیں اور اس تاریک دنیا کو بقعہ نور بنائیں۔

پہلی وحی اور آزادی ضمیر

ٹھیک چودہ صد چھ برس کی بات ہے کہ غار حرا میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدائے رب العالمین کا کلام نازل ہوا۔

"اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ" (العلق)

کہ آپ خدائے کریم کے نام سے جو خالق و مالک ہے دنیا کے لئے توحید کا پیغام لے کر کھڑے ہوں۔ انسان کو اپنے خالق کے حضور دائمی جھکنا ہے اسے روشناس کریں۔ تیرے رب اکرم نے انسان کو جس بلند مقام پر پیدا کیا ہے وہ اس سے گر گیا ہے۔ آپ پھر اسے اس کے اپنے حقیقی مرتبہ سے آگاہ کریں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان کو آپ کے ذریعہ اور قلم کے واسطہ سے وہ علم سکھلائے جو وہ بھول گئے ہیں جو نور اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے اسے پھر اجاگر کیا جائے۔

یہ وہ پاک مشن ہے جسے لے کر سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ ایک عظیم ترین انقلاب تھا جسے آپ نے برپا کرنا تھا مگر نہ زور سے نہ تشدد سے۔ نہ جبر و اکراہ سے بلکہ پاکیزہ انفاس کے ذریعہ۔ علم و قلم کے واسطہ سے۔ دلائل و براہین کے زور سے کیونکہ توحید کی بنیاد اور دین اسلام کی اساس۔ آزادی ضمیر اور حریت فکر پر رکھی گئی ہے آپ کا مشن عالمگیر ہے آپ ساری قوموں اور سارے زمانوں کی اصلاح کیلئے مامور ہوئے ہیں مگر آپ کی زندگی کا آغاز یتیمی سے ہوا۔ بظاہر آپ نے جب اعلانِ توحید فرمایا تو آپ دنیوی طور پر بے سروسامان تھے انسانوں میں آپ کے لئے مددگار نہ تھے ساری دنیا مشرک تھی۔ سارے مکہ والے بتوں کے پجاری تھے اکیلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واحد و یگانہ خدا کے منادی تھے۔ خدا ہی آپ کا سہارا تھا اور اسی پر آپ کا کامل توکل تھا۔ اسی کا پیغام لے کر وہ غار حرا سے قوم کی طرف آئے۔ ؎

وہ غارِ حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

رسول پاک قوم کے محبوب رہنما تھے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی بھی ایک کھلی کتاب ہے۔ اپنے اور بیگانے سب آپ کو صادق اور امین قرار دیتے تھے۔ باہمی جھگڑوں میں آپ کو حکم ٹھہراتے اور آپ کے فیصلہ کو تسلیم کرتے تھے۔ تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے قریش کا ہر قبیلہ میان سے تلوار نکال رہا تھا اور خونریزی کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ آخر کار ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب کی نگاہیں پڑیں اور آپ سے اس بارے میں فیصلہ چاہا گیا آپ نے کتنا پیارا اور کس قدر امن پرور فیصلہ صادر فرمایا اس فیصلہ کو سن کر سب کے دل خوش ہو گئے اور سب نے آپ کی فراست اور ہمدردی بنی نوع انسان کی داد دی۔ دعویٰ نبوت سے پیشتر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے مرجع تھے اور سب پیر و جوان آپ کا احترام کرتے تھے

اسلام کے پانچ معقول اصول دین

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا اور آپ توحید کے علم کو بلند کرنے کے لئے اٹھے تو قوم کے مشرک سردار آپ کے معاند ہو گئے۔ انہوں نے اندھا دھند آپ کی مخالفت شروع کر دی۔ غور کیا جائے تو "عقلاً" کوئی وجہ مخاصمت موجود نہ تھی۔ اسلام اور دین حنیف کے اصول اور بنیادی عقائد انتہائی معقولیت پر مبنی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت یہی تھی کہ اس کائنات کا ایک خالق و مالک خدا ہے اسی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ سب مذاہب اساسی طور پر برحق ہیں سب نبیوں اور فرستادوں کو خدا نے مبعوث فرمایا ہے۔ اسلام سب کی عزت و احترام کو قائم کرتا ہے سب انسان یکساں اور مساوی ہیں کیونکہ سب ایک ہی خدا کے بندے ہیں اس لئے سب بھائی بھائی ہیں۔ سب کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ تمام آسمانی کتب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں اور اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوم کے لئے راہنما تھیں۔ قرآن مجید ان تمام کتب کو تسلیم کرتا ہے اور سب کی قائم رہنے والی صداقتوں پر مشتمل جامع شریعت پیش کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں پر ایمان لانے کی بھی تلقین فرمائی اور بتلایا کہ یہ غیر مرئی وجود اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اس کے احکام کی تنفیذ کرتے ہیں۔ فرشتے مومنوں سے الہٰی روحانی رابطہ قائم رکھتے ہیں انہیں نیک تحریکات کرتے ہیں اور ان کی تائید و نصرت کرتے ہیں۔ اسلام نے اس دنیا کے بعد ایک دائمی زندگی کے نظریہ کو قائم کرتے ہوئے قیامت کو برحق ثابت کیا ہے اسلام کے یہ عقائد اور پاکیزہ زندگی کے لئے اس کے احکام و اوامر ہر عقلمند کو اپیل کرتے ہیں۔ اسلام چونکہ فطرۃً معقول مذہب ہے اس لئے وہ انسانی عقول کو توجہ دلاتا اور اسلامی دلائل پر آزادی سے غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ سارا قرآن مجید اس بات سے بھرا ہوا ہے کہ لوگو! عقل سے کام لو۔ غور و فکر کرو۔ کبھی قرآن مجید انسانوں کو کائنات عالم کی اشیاء پر غور و تدبر کی تلقین کرتا ہے اور کبھی انہیں اپنے حالات اور ماحول کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ الغرض اسلامی عقائد و اعمال آزادی ضمیر کے متقاضی ہیں۔ اسلام ان کی حقانیت اور اہمیت کے لئے دلیل یقین پیدا کرتا ہے اور علیٰ وجہ البصیرت مومنوں کو دین حق کی خاطر قربانی پر آمادہ کرتا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والے مخلصین

(۴)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۵۰۲	محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰۰
۱۵۰۳	مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۵۰۰
۱۵۰۴	” سید نعیم احمد شاہ صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ	۵۰۰
۱۵۰۵	” سید مشہود احمد شاہ صاحب معہ بیگم صاحبہ دارالصدر ربوہ	۵۰۰
۱۵۰۶	” خواجہ خیرالدین صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ	۵۰۰
۱۵۰۷	” منور احمد صاحب قاسم دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۵۰
۱۵۰۸	” سیٹھ محمد یوسف صاحب محمد اسحٰق صاحب نواب شاہ	۵۰۰
۱۵۰۹	” پیر محمد طیب صاحب انجنیئر پیران غائب ملتان	۵۰۰
۱۵۱۰	” مظفر احمد صاحب طاہر لودھراں ضلع ملتان	۵۰۰
۱۵۱۱	جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ	۵۴۲
۱۵۱۲	جماعت احمدیہ کھریپڑ ضلع ”	۵۵۴
۱۵۱۳	مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ	۵۱۶
۱۵۱۴	مکرم نائب صوبیدار وزیر حسن صاحب محمودہ ضلع راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۱۵	” ڈاکٹر عبدالرحیم احمد صاحب احمدی رحیم آباد ضلع نواب شاہ	۵۱۰
۱۵۱۶	” ملک عزیز احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان	۵۰۰
۱۵۱۷	محترمہ امۃ الرشید شاہدہ صاحبہ معہ والدین باگڑ سرگانا ملتان	۵۰۰
۱۵۱۸	مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۱۹	” چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب ”	۵۰۰
۱۵۲۰	” محمد عبداللہ صاحب کانپوری ”	۵۰۰
۱۵۲۱	” شبیر حسین صاحب سنہری ”	۵۰۰
۱۵۲۲	” عبدالغنی صاحب رشدی ”	۱۰۰۰
۱۵۲۳	” احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی	۵۱۰
۱۵۲۴	” عبدالماجد صاحب راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۲۵	” بوٹے خان صاحب، گوٹھ عبدالحمید ضلع نواب شاہ	۵۰۰
۱۵۲۶	” علی اکبر صاحب نوکھر جے پور ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰
۱۵۲۷	” قریشی محمد سلیم صاحب ۔ راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۲۸	” ڈاکٹر مہر محمد صاحب قریشی ”	۵۰۰
۱۵۲۹	” افتخار احمد صاحب بھٹی گوالمنڈی ”	۵۰۰
۱۵۳۰	” ڈاکٹر محمد احسن صاحب ۔ راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۳۱	” چوہدری مبارک احمد صاحب ”	۵۰۰
۱۵۳۲	” خواجہ محمد عبداللہ صاحب خواجہ جنرل سٹور راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۳۳	” واتر ڈنو صاحب باندھی رحمٰن آباد نواب شاہ	۶۰۰
۱۵۳۴	” ملک برکت اللہ صاحب چک 119/TDR ساہیوال ۔	۵۰۰
۱۵۳۵	” چوہدری تاجدین صاحب باڑیاں ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۵۳۶	” رانا عبدالرحیم خاں صاحب واں بچھراں ضلع میانوالی	۵۰۰
۱۵۳۷	” مرزا نذیر حسین صاحب معہ اہل و عیال سول لائن لاہور	۵۰۰
۱۵۳۸	” چوہدری ناصر احمد صاحب ٹنڈو محمد خاں سندھ	۵۰۰
۱۵۳۹	” رحمت اللہ صاحب گکرالی ضلع گجرات	۵۰۰
۱۵۴۰	” رکن الدین صاحب پشاور ۔	۵۰۰
۱۵۴۱	” فیاض احمد صاحب اکرم مرحوم بذریعہ ” مبارک علی صاحب پکھو کے ضلع سیالکوٹ	۵۰۰
۱۵۴۲	” افتخار احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گھڑیالاں کلاں ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۵۴۳	” محمود احمد صاحب چک ۲۷۵/ر ب لائل پور	۵۰۰

(باقی)

زعماءِ مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کی پہلی سہ ماہی اس ماہ کے آخر میں ختم ہو رہی ہے۔ جو مجالس اپنا سالانہ بجٹ اس ماہ کے آخر تک پورا کر دیں گی گذشتہ سال کی طرح ان کے نام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کئے جائیں گے۔ آپ کوشش فرمائیں کہ حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش ہونیوالی اس دعائیہ فہرست میں آپکا نام بھی شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیز جن مجالس نے تاحال اپنے سالانہ بجٹ مرکزی دفتر میں نہیں بھجوائے وہ از راہِ کرم اپنے بجٹ جلد از جلد ارسال فرما دیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک دلچسپ تقریب

بیالوجی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ۷ ؍ مارچ ۱۹۷۴ء کو کالج ہال میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت صدر سوسائٹی مکرم تحسین الرحمٰن رانا نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب ایم۔ ایس۔ سی (نباتیات) نے D.N.A (DI-RIBO-NUCLEIC ACID) کی ساخت پر اپنا تحقیقی مقالہ پڑھا۔ اجلاس میں کالج کے پروفیسر صاحبان اور طلباء نے شرکت کی۔ آخر میں صدرِ سوسائٹی نے سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

(رفیع الرحمٰن چوہدری بی۔ ایس۔ سی فائنل سکرٹری پبلسٹی)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ایک ضروری گذارش

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا: ۔ (۱) مکرم چوہدری دین محمد صاحب پریس رپورٹر ساہیوال شہر ان دنوں ذہنی پریشانیوں اور بعض دیگر مشکلات میں مبتلا ہیں۔

(۲) مکرم نیاز قطب صاحب پشاور شہر اپنے بعض معاملات میں دعا کے محتاج ہیں۔

(۳) مکرم ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب سکرٹری مال تونسیکی کی بچی خورشید بیگم نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔

(۴) مکرم راجہ زین العابدین صاحب کے لڑکے محمد حفیظ اللہ خاں بیرون ملک رہتے ہیں وہ نرینہ اولاد سے محروم ہیں۔

قارئین کرام ان سب کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سب کے مقاصد کو پورا کرے اور ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔

دانتوں کی حفاظت اچھی صحت کی ضامن ہے

اینٹی پائیوریا ۱/-
ANTI PYORRHOEA.

اینٹی کیریز ۱/-
ANTI CARIES.

آپ کے دانتوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ دانتوں کا مفید رسالہ مفت

کیور ٹیوٹیڈ۔ ٹلیسن کمپنی جسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر:۔ ۶۰۷/۴۰۶

مجالس یاد رکھیں کہ چندہ ہر ماہ کی ۲۰ ؍ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جائے

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندہ جات کی ادائیگی کا یہی وقت ہے

عہدیدار اصحاب کی خاص توجّہ کے لئے

احباب کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام میں تقریباً ڈیڑھ ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے اس عرصہ میں یہ ضروری ہے کہ نہ صرف احباب جماعت سے اُن کے بجٹ کے مطابق لازمی چندہ جات وصول کئے جاویں بلکہ جن اصحاب کے ذمّے بقایا چلا آ رہا ہے اُن سے بقایا جات کی وصولی کا بھی خاص اہتمام کیا جائے۔ پس عہدیدار اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ دن رات کوشش کرکے لازمی چندہ جات کی وصولی کا اہتمام فرماویں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں حتمی طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

"لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں ورنہ جو آگے نکلے انہوں نے دسویں حصّے کی وصیّت کر دی اور جو اُن سے آگے نکلے انہوں نے نویں حصّے کی وصیت کر دی۔ پھر آٹھویں حصّے کی پھر ساتویں حصّے کی... کسی نے ۱/۳ حصّے کی وصیت کر دی۔ اس سے زیادہ کی وصیت تو اسلامی تعلیم کے مطابق کر نہیں سکتے لیکن لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں اور لازمی چندے ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ دسمبر ۱۹۷۲ء)

اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام عہدیدار اصحاب کو دین کی خاطر اَن تھک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تحریکِ جدید کی قربانی میں کمی کرنا درست نہیں

مخلصینِ جماعت کا نمونہ قابلِ تقلید ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں پہلے فضل عمر فاؤنڈیشن اور پھر نصرت جہاں ریزروفنڈ کی عظیم تحریکیں جاری فرمائیں تو جماعت کو اس امر کا بخوبی احساس کرا دیا کہ ان نئی تحریکوں کا اثر ہماری سابقہ قربانیوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ چنانچہ مخلصینِ جماعت نے نہ صرف یہ کہ نئی تحریکوں میں غیر معمولی ایثار و قربانی کا ثبوت بہم پہنچایا بلکہ سابقہ قربانیوں میں بھی برابر اضافہ پیش کرتے رہے۔ تحریکِ جدید کی مالی قربانی کی پیشکش میں سال بسال اضافہ اِس امر پر شاہد ہے۔ آج سے پانچ سال پہلے اور آج کا مقابلہ درج ذیل ہے:۔

سال ۳۴ کے وعدہ جات ۵,۵۰,۰۰۰ روپیہ (صرف پاکستانی جماعتوں سے)

سال ۳۹ 〃 〃 ۷,۱۰,۰۰۰ 〃 (〃 〃 〃)

احبابِ جماعت کو معلوم ہے کہ اس میدان میں ہمارا ٹارگٹ قریباً آٹھ لاکھ روپیہ تک ہے۔ حصولِ ٹارگٹ میں اب تھوڑی سی کسر باقی رہ گئی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نبوت (۹ نومبر ۱۹۷۳ء) میں جماعت سے سوفیصدی توقع وابستہ فرمائی ہے کہ آئندہ سال کے بجٹ میں پاکستانی جماعتیں تحریکِ جدید کے لئے قریباً آٹھ لاکھ روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ مہیا کر دیں گی۔ چنانچہ امسال جو بجٹ تحریکِ جدید شوریٰ میں انشاء اللہ پیش کیا جائے گا اس میں حضور پُرنور کی اِس توقع کے مطابق آمد رکھ دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں مخلصین کا یہی شیوہ ہوگا کہ وہ اپنے وعدہ جات تحریکِ جدید میں گذشتہ سالوں سے کہیں زیادہ اضافہ پیش کریں گے اور حضور پُرنور کی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے پیشِ نظر تحریکِ جدید کے چندہ میں کمی کے خیال کو دل میں ہرگز جگہ نہیں دیں گے اور اس کے ساتھ ہی پوری بشاشت اور پوری ہمّت کے ساتھ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں بھی حصہ لیں گے جیسا کہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشائے مبارک ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

محترم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ کی وفات

جیسا کہ پہلے مختصراً یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ریٹائرڈ ڈی۔ پی۔ ای ۱۲، ۱۳ مارچ کی درمیانی شب پونے دو بجے وفات پا گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

۱۳ مارچ کو بعد نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ بعد ازاں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

(مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ ۱۹۳۹ء میں احمدی ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں ریٹائر ہونے کے بعد آنریری طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے باڈی گارڈ اور قصرِ خلافت کی باغبانی کی نگرانی کے فرائض نہایت اخلاص اور محنت سے آخر وقت تک سر انجام دیتے رہے۔ تبلیغ اور خدمتِ خلق کا خاص جذبہ رکھتے تھے) دو بیویاں ۶ لڑکے اور سات لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے ۳ لڑکے اور ۳ لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کے ایک فرزند مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ واقفِ زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

شکار کا مقابلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کنوینر مجلسِ صحت ربوہ کے زیرِ ہدایت اطفال کا یکم مارچ کو چڑیوں کے شکار کا مقابلہ منعقد ہوا۔ مقابلہ کے لئے تین گھنٹہ کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ اطفال نے تین گھنٹے غلیلوں سے چڑیوں کا شکار کیا۔ ربوہ کی جملہ مجالس کے ایک سو ترانوے اطفال نے مقابلہ شکار میں شرکت کی اور ڈیڑھ سو چڑیوں کا غلیل کے ساتھ شکار کیا۔ دارالرحمت شرقی ب کی مجلس کے ایک طفل نعیم الدین اوّل قرار پائے انہوں نے ۱۴ چڑیوں کا شکار کیا اور انہیں حضور کی طرف سے انگلش غلیل بطور انعام دی گئی۔ دوم انعام دارالرحمت غربی کے طفل محمود احمد نے حاصل کیا انہوں نے ۱۱ چڑیوں کا شکار کیا۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی جان ہاشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم دوست محمد صاحب ۲۰ فروری ۱۹۷۴ء کو تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں میرپور (آزاد کشمیر) میں وفات پا گئیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایم۔ ایس۔ اختر۔ ربوہ)

مجلس مشاورت کے موقع پر صنعتی نمائش

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں ۳۰ اور ۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء کو مختصر صنعتی نمائش منعقد ہوگی۔ مجلس مشاورت کے ایام میں نمائش کے اوقات صبح سات بجے سے نو بجے تک اور شام کو اختتام اجلاس مشاورت سے رات دس بجے تک ہونگے۔

(ناظر صنعت و تجارت)